الحمد لله وأشهد الااله الا الله وأشهد أن محمدا عبده ورسوله وبعد :

انسان کا اپنے اوپر کوئی عمل ضروری قرار دے لینا جبکہ شریعت کی طرف سے وہ عمل اس پر ضروری نہیں تھا۔نذر کہلاتا ہے۔

نذر کی دو مشہور قسمیں ہیں:(۱) نذر محمود (۲) نذر ممنوع۔

نذر محمود یعنی اچھی نذر:اس کا مطلب ہے کہ بلا کسی شرط اور بدلہ کے انسان کا اپنے اوپر کسی عبادت کو لازم کر لینا' اسے نذر اطاعت اور نذر مطلق بھی کہا جاتا ہے' جیسے یہ کہنا کہ میں نذر مانتا ہوں کہ ہر ماہ ایام بیض (عربی ماہ کے لحاظ سے تیرہویں' چودھویں اور پندرہویں تاریخ) کا صوم یا ہر پیر اور جمعرات کا صوم رکھوں گا' یا ہر سال عمرہ کروں گا' یا ہر ماہ اتنا روپیہ صدقہ وخیرات کروں گا ایسی صورت میں یہ نذر پوری کرنا ضروری ہوگا' کیونکہ اس نے خود اپنے اوپر لازم کرلیا ہے جبکہ شریعت کی طرف سے اس پر لازم نہیں تھا' اللہ عزوجل نے قرآن مجید میں نیک لوگوں کی ایک صفت نذر پوری کرنا بھی بتائی ہے' اللہ کا ارشاد ہے:

﴿**يُوفُونَ بِالنَّذْرِ**﴾(سورة الدهر:آية:٧) یعنی''وہ نذر پوری کرتے ہیں''۔

ایسی صورت میں انسان کے لئے بہتر یہ ہے کہ جب اس طرح کی نذر مانے تو استطاعت کی قید لگالے یعنی یہ کہے کہ جب تک استطاعت رہے گی تب تک میں یہ عمل کروں گا یا ماہ وسال سے محدد کردے یعنی یہ کہے کہ میں پانچ سال تک ہر پیر اور جمعرات کا صوم رکھوں گا۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:((**من نذر أن يطيع الله فليطعه' ومن نذر أن يعصى الله فلا يعصه**))(صحیح بخاری:(۶۲۰۲)

یعنی:''جس نے نذر مانی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے گا' اسے چاہئے کہ اللہ کی اطاعت کرے' اور جس نے نذر مانی کہ وہ اللہ کی نافرمانی کرے گا وہ (نذر پوری کر کے) نافرمانی نہ کرے''۔

(۲) دوسری قسم نذر ممنوع: جس کا مطلب ہے کہ شرطیہ نذر ماننا جیسے کوئی یہ نذر مانے کہ اگر میں امتحان میں کامیاب ہوگیا تو تین دن کا صوم رکھوں گا یا عمرہ کروں گا' اسے نذر معلق بھی کہتے ہیں' ایسی نذر ماننے سے حدیثوں میں منع کیا گیا ہے' کیونکہ نذر ماننے سے کچھ نہیں ہوتا ہے اور اس لئے بھی کہ نذر ماننے والا گویا ایک طرح سے اللہ پر کلی اعتماد نہیں کرتا، کیونکہ اس کا عقیدہ ہوتا ہے کہ کچھ خرچ کئے بغیر اس کا مسئلہ حل نہیں ہوگا، یہی وجہ ہے کہ ایسے لوگ جب ہر طرف سے مایوس ہوجاتے ہیں تب نذر مانتے ہیں' نیز ایسی نذر ماننے والا بدلے کے طور پر اللہ کی عبادت کرنا چاہتا ہے۔اس لئے ایسی نذر ماننا شریعت میں منع ہے لیکن اگر کوئی ایسی نذر مانتا ہے اور اس میں اللہ کی نافرمانی نہ ہو تو اسے پورا کرنا واجب ہے' عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے :

((**نهى النبى ﷺ عن النذر وقال انه لايرد شيئا وانما يستخرج به من البخيل**)) (صحیح بخاری:(۶۱۱۸) صحیح مسلم:(۳۰۹۵)

یعنی:''نبی کریم ﷺ نے نذر ماننے سے منع فرمایا ہے، اور فرمایا: نذر کوئی چیز واپس نہیں لوٹاتی، اور اس کے ذریعہ بخیل سے مال نکالا جاتا ہے''۔

ایسی نذر ماننا منع ہے البتہ شرط پوری ہونے کی صورت میں اس پر نذر پوری کرنا ضروری ہوگا۔الا یہ کہ انسان نذر پوری کرنے سے عاجز ہو تو ایسی صورت میں اسے قسم کا کفارہ ادا کرنا پڑے گا۔

نذر ممنوع کی بہت ساری صورتیں ہیں۔بطور مثال:

۱) انسان ایسی چیز کی نذر مانے جس کا وہ مالک نہیں ہے جیسے یہ کہے کہ یہ گاڑی جس کا وہ مالک نہیں ہے اللہ کی راہ میں صدقہ کرنے کی نذر مان رہا ہوں۔ واضح رہے ایسی نذر نہ واقع ہوتی ہے اور نہ ہی اس پر قسم کا کفارہ ہوتا ہے۔

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے(**لانـذر لابـن آدم فیما لا یملک و لا عتق له فیما لا یملک ، و لا طلاق له فیما لا یملک**)(سنن ترمذی صحیح ہے)

یعنی:''جس کا مالک انسان نہ ہو نہ اس میں نذر ہوتی ہے،اور نہ ہی اس کو آزاد کر سکتا ہے اور نہ ہی طلاق دے سکتا ہے''۔

۲)نذر معصیت مثلاً کوئی شخص اللہ کی معصیت و نافرمانی کی نذر مان لے تو ایسی نذر واقع تو ہو جاتی ہے لیکن پوری نہیں کی جائے گی بلکہ قسم کا کفارادا کرنا ہوگا، مثلاً کوئی یہ کہے! میں نذر مانتا ہوں کہ والدین کی نافرمانی کروں گا،یا شراب پیؤں گا،یا صلاۃ نہیں پڑھوں گا(نعوذ باللہ) تو ایسی صورت میں نذر پوری نہیں کرے گا،اسے قسم کا کفارہ ادا کرنا ہوگا۔عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

(**كفارة النذر كفارة اليمين**)(صحیح مسلم)یعنی نذر کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

قسم کا کفارہ یہ ہے،ارشاد باری تعالی ہے:

﴿**لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْ أَيْمَانِكُمْ وَلَٰكِن يُؤَاخِذُكُم بِمَا عَقَّدتُّمُ الْأَيْمَانَ فَكَفَّارَتُهُ إِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِيْنَ مِنْ أَوْسَطِ مَا تُطْعِمُونَ أَهْلِيْكُمْ أَوْ كِسْوَتُهُمْ أَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ذَٰلِكَ كَفَّارَةُ أَيْمَانِكُمْ إِذَا حَلَفْتُمْ وَاحْفَظُوْا أَيْمَانَكُمْ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ**﴾(سورۃ المائدۃ:آیۃ:۸۹)

یعنی:''اللہ تعالی تمہاری قسموں میں لغو قسم پر تم سے مؤاخذہ نہیں فرماتا،لیکن مؤاخذہ اس پر فرماتا ہے،جو تم تاکید کے ساتھ قسمیں کھاتے ہو،اس کا کفارہ دس محتاجوں کو کھانا کھلانا ہے، اوسط درجے کا جو اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو،یا ان کو کپڑا دینا،یا ایک غلام یا لونڈی آزاد کرنا ہے،اور اگر اس کی طاقت نہ ہو تو تین دن کے صوم رکھے،یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جبکہ تم قسم کھالو،اور اپنی قسموں کا خیال رکھو،اسی طرح اللہ تعالی تمہارے واسطے اپنے احکام بیان فرماتا ہے تاکہ تم شکر کرو''۔

۳)نذر ممنوع میں سے ایک صورت شرکیہ نذر کی ہوتی ہے جو اللہ کے علاوہ کسی اور کیلئے نذر مانی جاتی ہے جیسے کوئی یہ نذر مان لے کہ اگر میرا فلاں کام ہو گیا تو فلاں قبر پر جانور ذبح کروں گا،یا فلاں قبر کا طواف کروں گا،یا فلاں پیر کا یا قبر کا سجدہ کروں گا،ایسی نذر ماننا حرام ہے اور شرک اکبر ہے۔اس سے توبہ کرنا ضروری ہے اور ایسی نذر پوری کرنا کسی بھی صورت میں جائز نہیں ہے۔

وضاحت:

لغو قسم: بات چیت میں بغیر ارادہ اور نیت کے انسان کا بار بار قسم کھانا لغو قسم کہلاتا ہے۔

حررفی:۷/رجب ۱۴۴۶ھ موافق ۷/جنوری ۲۰۲۵ن